پروفیسر طفیل ہاشمی
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔ اسلام آباد

مذہب اور سائنس

ولادت مسیح سے چار سو سال قبل یونان علم و حکمت میں اتنی تیزی سے ترقی کر رہا تھا۔ کہ مذہب کی قبا اس کی قامت پر تنگ ہوتی چلی گئی۔ وہاں کے حکما نے جب کائنات پر غور کیا تو قوانین فطرت کے مقابلے میں اولیمپس کے دیوتا انہیں حقیر نظر آنے لگے۔ قدیم روایات جو قرن ہا قرن سے سینہ بہ سینہ چلی آ رہی تھیں۔ تحقیق و تفحص کے بعد فرضی ڈھکوسلے ثابت ہوئیں۔ یونان میں افلاطون اور ارسطو ایسی نابغۂ روزگار شخصیتیں پیدا ہوئیں۔ پھر جب ۳۳۲ ق۔م میں اسکندر اعظم نے اسکندریہ کی بنیاد رکھی تو ایتھنز کا علم اسکندریہ منتقل ہو گیا۔ جہاں علم پرور حکمرانوں کی توجہات کے باعث ایک ضخیم لائبریری، عظیم عجائب خانہ اور دارالعلوم قائم ہو گئے۔ (۱)

یونانیوں کی قدیم سلطنت کے زوال کے بعد اہل روما اور اہل کارتھیج میں جنگ چھڑ گئی۔ اس طویل آویزش کا خاتمہ رومیوں کی فتح پر ہوا۔ روما کے جنگی تسلط کی وجہ سے عالمگیر امن قائم ہو گیا اور سلطنت کے طول و عرض میں مسیحیت کے لیے راہ ہموار ہو گئی۔ یہ تحریک ارض شام سے شروع ہوئی اور تمام ایشیائے کوچک میں پھیلتی ہوئی قبرص۔ یونان اور اٹلی جا پہنچی وہاں سے مغرب کی طرف بڑھتی ہوئی فرانس اور برطانیہ پر مسلط ہو گئی۔ مسیحیت کو جب فروغ ہوا تو اس نے سیاسی غلبہ و اقتدار پر اکتفا نہ کیا اور آزادانہ غور و فکر پر پابندی عائد کر کے انسانی فکر کو پابہ زنجیر کرنے کی سعی نامسعود کی۔ ڈریپر کے بیان کے مطابق "مسیحیت کی تاریخ میں سب سے نامبارک وہ دن تھا۔ جب اس نے اپنے آپ کو سائنس سے علیحدہ کر لیا۔ اس نے آریجن کو جو اس زمانہ (۲۳۱ء) میں کلیسا کی طرف سے سائنس کا بہت بڑا وکیل اور سرپرست تھا مجبور کیا کہ وہ اسکندریہ چھوڑ کر قیصریہ چلا جائے۔" (۲)

مذہب و سائنس میں باقاعدہ معرکہ کا آغاز اس وقت (۴۱۴ء) ہوا جب کہ ایک جاہل اور متعصب پادری سینٹ سائرل اسکندریہ کا بشپ تھا۔ اس کے ایما سے ہائی پیشیا کو جو لیکچر دینے جا رہی تھی۔ پادریوں نے گھیر لیا۔ اور بیچ بازار اس کے کپڑے نوچ ڈالے۔ اسے بالکل برہنہ کر دیا۔ اور کھینچتے گھسیٹتے ہوئے ایک گرجا میں لے گئے۔ جہاں عصاء پطرس کی

متواتر ضربوں سے اس کا سر توڑ گیا۔ اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ گوشت و پوست کو سیپیوں سے چھیلا گیا۔ اور ہڈیاں آگ میں جھونک دی گئیں۔ مدارس بند کر دئے گئے۔ اور تاجداران سلسلہ بطلیموسہ کا جمع کیا ہوا کتب خانہ جس میں سات لاکھ کتابیں تھیں نذر آتش کر دیا گیا ——— اور اس خوفناک جرم پر سائرس سے کوئی باز پرس نہ ہوتی (۳)

یورپ صدیوں تک جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارتا رہا حتی کہ لوتھر (۱۴۸۳-۱۵۴۶) جو اصلاح کلیسا کا بانی مبانی تھا۔ ارسطو اور اس کی تصانیف پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ارسطو کی تصانیف کا مطالعہ بے سود محض ہے۔ بلاشبہ یہ ملعون ابدی اور شقی ازلی یعنی ارسطو بڑا ختاس ہے۔ افترا پردازی میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ خبیثانہ ہرزہ سرائی کے فن کا موجد ہے۔ سرگروہ شیاطین ہے۔ فلسفہ کا ایک حرف نہیں جانتا۔ جھوٹا۔ فریبی۔ دغاباز۔ بھڈا۔ بکر النفس سیرت اور عیاش ہے۔ فلاسفہ مشائیہ ٹڈیاں ہیں۔ رینگنے والے کیڑے ہیں۔ مینڈک اور جوئیں ہیں" (۴)

پاپائے روم کی حکومت نے آزادانہ غور و فکر کرنے والے افراد کو سزا دینے کے لئے ۱۴۷۸ء میں محکمہ احتساب قائم کیا جس نے سائنس، فلسفہ اور تاریخ کی کتب پر قدغن لگا دی۔ کوپرنیکس نے ۱۵۰۷ء میں "ادوار اجرام فلکی" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جس میں بطلیموس اور فیثاغورس کے نظام ہائے شمسی پر بحث کرنے کے بعد آخر الذکر کی تائید کی۔ لیکن پوپ کے ڈر سے سینتیس برس تک کتاب کو چھپائے رکھا۔ آخر ایک دوست شومبرگ کے اصرار پر ۱۵۴۳ء میں اسے شائع کیا۔ جب پہلا نسخہ چھپ کر آیا تو کوپرنیکس بستر مرگ پر دم توڑ رہا تھا۔ اس لئے محکمہ احتساب کی اذیت سے بچ گیا۔ لیکن پوپ نے اس کتاب کو کفر و الحاد قرار دیا۔ کیونکہ اس میں گردش زمین کا نظریہ پیش کیا گیا تھا۔ اور بقول پوپ "یہ وہ باطل فیثاغورسی مذہب ہے جو کتب مقدسہ کی ضد ہے"

محکمہ احتساب نے اپنے قیام کے پہلے سال علم دوستی کے جرم میں دو ہزار اشخاص کو زندہ جلایا۔ سترہ ہزار کو قید و جرمانہ کی سزا دی۔ دس برس میں اس نے سترہ ہزار افراد کو آگ میں پھینکا۔ اور ستانوے ہزار تین سو اکیس کو قید و بند کی سزا دی۔ اور مختلف علوم کی چھ ہزار کتابیں جلا دیں۔

۱۵۵۹ء میں پاپائے روم چہارم نے ایک محکمہ قائم کیا جس کا فرض یہ تھا کہ مطلوب الاشاعت کتب اور مسودات کی جانچ پڑتال کر کے یہ فیصلہ کرے کہ آیا عامۃ خلائق کو ان کے مطالعہ کی اجازت دی جا سکتی ہے یا نہیں؟ صرف ان کتابوں کی اشاعت کی اجازت دی جاتی جن کے مندرجات عقائد کلیسا کے مطابق ہوں۔ اور ممنوعہ کتب کی فہرست مرتب کی جائے۔ چنانچہ فہرست کتب محرمہ میں شروع شروع میں ان کتابوں کا نام درج تھا۔ جن کا مطالعہ ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ لیکن جب اس سے کام نہ نکلا تو یہ قید لگا دی گئی کہ اس ہر کتاب کا مطالعہ ممنوع ہے جس کے پڑھنے کی

صریح اجازت نہ دی گئی ہو۔

گلیلیو نے نظام کوپرنیکس کی تائید میں اپنی کتاب "نظام عالم" شائع کی۔ تو اسے پابند سلاسل کر دیا گیا جہاں دس سال تک انتہائی دکھ اٹھانے کے بعد ۱۶۴۲ء میں فوت ہو گیا۔ لیکن پادریوں کی آتش انتقام پھر بھی سرد نہ ہوئی۔ اور کلیسا نے اس کی لاش مسیحی قبرستان میں دفن نہیں ہونے دی۔

اٹلی کے مشہور فلسفی برونو کو ۱۶۰۰ء میں اس جرم کی پاداش میں زندہ جلا دیا گیا کہ وہ تعدد عوالم کا قائل تھا۔

جرمنی کے سائنسدان کیپلر نے ۱۶۱۸ء میں اپنی کتاب خلاصہ نظام کوپرنیکس شائع کی۔ تو کلیسا نے اسے کافر قرار دیا اور اس کی کتاب ضبط کر لی۔

الغرض ایک اندازے کے مطابق ۱۴۷۸ء سے ۱۸۰۸ء تک احتسابی عدالتوں نے تین لاکھ چالیس ہزار آدمیوں کو علم دوستی کے جرم میں مختلف سزائیں دیں۔ ان میں بتیس ہزار وہ تھے جنہیں دہکتی ہوئی آگ کی نذر کر دیا گیا۔ اور ساٹھ لاکھ سے زیادہ کتابیں جلا دی گئیں۔ (۵)

مذہب و سائنس عیسائیت کے آغاز سے ہی باہم برسرپیکار رہو گئے۔ اس دشمنی کے کرشمے ہمیں ہر صدی میں نظر آتے ہیں۔ رفتہ رفتہ مسیحیت اور سائنس کا اختلاف اتنا شدید ہو گیا کہ اس کے بغیر چارہ کار نہ تھا کہ حریفوں میں سے ایک کو ہار ماننی پڑے۔ چنانچہ مسیحیت نے سائنسدانوں کے بے پناہ عزم و ثبات کے مقابلے میں ہار مان لی۔ اس پوری روداد کو ڈریپر نے اپنی کتاب "معرکہ مذہب و سائنس" میں تفصیل سے بیان کیا۔ مولانا ظفر علی خان اس کتاب کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں۔

> "حقیقت یہ ہے کہ سائنس کے مقابلہ میں نصرانیت پر جو فرد جرم ڈریپر نے لگائی ہے وہ ایسی نہیں کہ نصرانیت کا بڑے سے بڑا وکیل اس کے چھوٹے سے چھوٹے نقطہ کا تخطیہ کر سکے۔ اور اگر چشم انصاف کھلی رکھ کر ان واقعات پر نظر ڈالی جائے جو سائنس اور نصرانیت کی ہزار سالہ جنگ کے محرک ہو کر اس شکست فاش پر منتہی ہوئے۔ جو نصرانیت کی روحانی اور اخلاقی قوتوں کا شیرازہ بکھیر کر اسے محض سیاسی اغراض کی تکمیل کا عادی بنا دیا تو لامحالہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ جو فتح سائنس کو نصرانیت کے مقابلہ میں حاصل ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ حق اور قوت دونوں اس کی جانب تھے۔" (۶)

البتہ اس تمام بحث میں ڈریپر نے ایک سنگین غلطی کا ارتکاب کیا ہے اور وہ یہ کہ اس نے اسلام کو نصرانیت کی ایک شاخ قرار دیا ہے مستقل دین کی حیثیت نہیں دی۔ اگرچہ اس نے اسلام کی عدیم النظیر فتوحات، قابل رشک تمدن اور گراں قدر سائنسی انکشافات کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ تاہم اگر وہ اسلام کو مذہبی ترقی کی معراج و منتہا قرار دے کر اس کے مناظر میں سائنس کی اس حیرت انگیز ترقی کا مطالعہ کرتا جو اسلام کی سرپرستی میں ہوئی تو اس کی کتاب کا

عنوان معرکۂ مذہب و سائنس کے معرکۂ مسیحیت و سائنس ہونا۔

اسلام کی واضح تعلیمات اور مسلمانوں کی پوری تاریخ اس امر پر شاہد عدل ہے کہ اسلام میں علم و عرفان کی رقابت کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ بقول اقبال ؎

رقابت علم و عرفاں میں غلط بینی ہے منبر کی
کہ وہ حلاّج کی سولی کو سمجھا ہے رقیب اپنا

اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لئے ہم علم کے بارے میں بالعموم اور سائنس کے بارے میں بالخصوص اسلام کے احکامات پیش کریں گے جس سے یہ امر واضح ہو جائے گا کہ اسلام اور سائنس ایک دوسرے کے حریف نہیں بلکہ حلیف ہیں۔

اسلام میں علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم کے بیان کے مطابق انسان کو روئے زمین پر خلافت کا بلند ترین منصب علمی برتری کی بنا پر دیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے:۔

واذ قال ربك للملئكة انی جاعلٌ فی الارض خلیفه ۰ قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء و نحن نسبح بحمدك و نقدس لك ۰ قال إنی اعلم ما لا تعلمون وعلّم آدم الاسماء كلها ثم عرضهم علی الملئكة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان كنتم صٰدقین ۰ قالوا سبحنك لا علم لنا الّا ما علمتنا انك انت العلیم الحكیم قال یآدم انبئهم باسمائهم فلما انباهم باسمائهم قال الم اقل لكم انی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما كنتم تكتمون ۔ ۷۔

جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا کیا تو اسے نائب بناتا ہے جو زمین میں فساد انگیزی اور خون ریزی کرے گا حالاں کہ ہم تیری مدح و ستائش کرتے ہیں۔ فرمایا مجھے ان باتوں کا علم ہے جو تم نہیں جانتے۔ اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دئیے۔ پھر انہیں فرشتوں کے سامنے کر کے فرمایا اگر تم سچے ہو تو صرف ان چیزوں کا نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا تو پاک ہے ہم کو تو صرف انہی باتوں کا علم ہے جو تو نے ہمیں سکھائیں بے شک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے، فرمایا اے آدم! فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتاؤ پس جب آدم نے ان کے نام بتا دئے تو فرمایا کہ میں آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزیں جانتا ہوں اور ان امور سے آگاہ ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔

قرآن حکیم نے نبوت کے چہار گانہ فرائض میں دو اہم فریضے تعلیم اور کتاب اور تعلیم حکمت بتاتے ہیں۔

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیهم رسولاً من انفسهم یتلو علیهم آیٰته ویزكیهم ویعلمهم الكتاب والحكمة (۸)

تحقیق اللہ نے اہل ایمان پر احسان کیا جب کہ ان میں انہی میں کا ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو اس میں علم کی اہمیت اور نوشت و خواند کا موجب شرف و کرامت ہونا وضاحت سے بیان کیا گیا۔ ارشاد فرمایا۔

اقرأ باسم ربك الذی خلق ٥ خلق الانسان من علق ٥ اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم۔ علم الانسان ما لم یعلم (۹)

اپنے رب کے نام سے پڑھ جو خالق ہے جس نے آدمی کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا۔

علماء کے مقام رفیع کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۱۰۔

اللہ سے اس کے بندوں میں سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں

اور

یرفع اللہ الذین امنوا والذین اوتوا العلم درجٰت (۱۱)

اللہ اہل ایمان اور ارباب علم کے درجات بلند کرے گا

نیز

یوتی الحکمة من یشاء ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً (۱۲)

جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر سے نوازا گیا۔

هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (۱۳)

کیا اہل علم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔

وما یستوی الاعمی والبصیر (۱۴)

نابینا (جاہل) اور بینا (عالم) برابر نہیں ہیں۔

آفتاب رسالت ؐ نے اپنی حیات طیبہ میں تعلیم و تعلم کو انتہائی اہمیت دی۔ مدینہ منورہ پہنچتے ہی مسجد نبوی ؐ کے "صفہ" کا مدرسہ جاری فرمایا (۱۵) غزوۂ بدر کے موقعہ پر جو کفار و مشرکین قید ہوتے ان میں سے پڑھے لکھے قیدیوں کی رہائی کے لئے یہ فدیہ مقرر کیا کہ مسلمانوں کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں (۱۶)۔ غیر مسلموں کو تبلیغی خطوط لکھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت زید بن ثابت نے عبرانی اور سریانی سیکھیں (۱۷)

علم کی اہمیت، فضیلت اور حصول کی ترغیب کے ضمن میں آپ کے بے شمار ارشادات ہیں۔ مثلاً

من یرد اللہ بہ خیراً یفقهه فی الدین وانما العلم بالتعلم (۱۸)

اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور علم سیکھنے سے آتا ہے

لا حسد الا فی اثنین: رجل اتاہ اللہ

بس دو ہی آدمی قابل رشک ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ

مالا فسلطه علی هلکته ورجل اتاه الله الحکمة فهو یقضی بها و یعلمها (۱۹)

مال دیا اور وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے دوسرے وہ جسے اللہ نے حکمت سے نوازا۔ وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم (۲۰)

طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔

کلمة الحکمة ضالة المومن حیث وجدها فهو احق بها (۲۱)

حکمت کی بات مومن کی متاع گم گشتہ ہے جہاں سے بھی ملے وہی اس کا حقدار ہے۔

من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع (۲۲)

جو شخص طلب علم کے لئے سفر کرے وہ اللہ کی راہ میں ہے تا آنکہ لوٹ آئے۔

ان کے علاوہ قرآن حکیم کی بے شمار آیات اور آفتاب رسالت کی بے شمار روایات میں علم کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے۔ ان آیات و روایات کا استقصار ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ہم نے صرف اسلام کا نقطۂ نظر پیش کرنے کے لئے چند آیات و روایات نقل کی ہیں۔

قرآن حکیم اور سائنسی طریق کار | سائنس کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ۱۔ مشاہدہ (تجربہ دراصل مشاہدہ کی ہی ایک صورت ہے) ۲۔ غور و فکر۔ قرآن حکیم نے تقریباً ایک تہائی حصہ میں قدرت کے گوناگون مظاہر کی طرف توجہ دلا کر کائنات کے مشاہدہ، مطالعہ اور غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ اس سلسلہ کی چند آیات درج ذیل ہیں۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار والفلك التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل الله من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابة وتصریف الریح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیت لقوم یعقلون (۲۳)

بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق، شب و روز کے اختلاف اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کے لئے نفع آور چیزیں لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا اور اس کے ذریعہ زمین کو پس از مرگ زندہ کیا اور زمین میں جانور پھیلائے اور ابر و باد کی گردش میں جو زمین و آسمان کے درمیان مسخر ہیں اس قوم کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتی ہے۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیت لاولی الالباب (۲۴)

بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور شب و روز کی رفت و گذشت میں ارباب عقول کے لئے نشانیاں ہیں۔

وکاین من آیة فی السموات والارض

آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن پر ان

یمرون علیہا وھم عنہا معرضون (۲۵) کا گذر ہوتا ہے لیکن ان پر توجہ نہیں دیتے۔

اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض وما خلق اللہ من شیئ (۲۶) کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پر اور اس میں خدا کی مخلوقات پر غور نہیں کیا۔

الغرض قرآن حکیم انسان کو مشاہدہ اور غور و فکر کی دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے سامنے پھیلی ہوئی وسیع و عریض کائنات اور اس میں موجود تمام مظاہر اور ان میں پوشیدہ سلسلہ اسباب و علل اور اسرار و رموز پر غور و فکر کرے کیونکہ یہ ایک علیم و حکیم خالق کی عظیم تخلیق ہے۔ جس کا کوئی ذرہ بے مقصد نہیں ہے۔

کذالک یبیّن اللہ لکم الآیت لعلکم تتفکرون (۲۷) اللہ تعالی اس طرح تمہارے لئے آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

قرآن حکیم اور تسخیر کائنات سائنس مادی دنیا کی تسخیر کے منظم طریقے کا نام ہے۔ قرآن حکیم نے انسان کی توجہ تسخیر کائنات کی طرف مبذول کراتے ہوئے انسان کے ذوق علم و جستجو کو مہمیز لگائی ہے۔

ارشادات خداوندی ہیں :-

خلق لکم ما فی الارض جمیعًا (۲۸) اللہ نے تمہارے ہی لئے پیدا کیا ہے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے

الم تروا ان اللہ سخّر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمۃً ظاھرۃً وباطنۃً (۲۹) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے وہ سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کردیا۔ اور تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کردیں۔

وسخّر لکم الیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون۔ وما ذرأ لکم فی الارض مختلفا الوانہ ان فی ذلک لآیۃ لقوم یذکرون وھو الذی سخر البحر لتاکلوا منہ لحمًا طریًا و تستخرجوا منہ حلیۃ تلبسونہا وتری الفلک مواخر فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون (۳۰)

شب و روز شمس و قمر اور ستارے اللہ نے اپنے حکم سے تمہارے لئے مسخر کردئے۔ بے شک ان میں عقل مند لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں اور زمین میں جو کچھ تمہارے لئے اگتا ہے رنگا رنگ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہیں۔

وہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کردیا تاکہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں۔ تاکہ تم خدا کا رزق تلاش کرو اور شکر بجالاؤ۔

وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعاً (۳۱)
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب تمہارے لئے مسخر کر دیا گیا ہے۔

قرآن حکیم اور سائنسی علوم | قرآن حکیم بنیادی طور پر ہدایت کی کتاب ہے۔ جو گم گشتہ انسانیت کی رہنمائی کے لئے مادی امور سے بحث کرنا قرآن کا اصلی اور حقیقی مقصد نزول نہیں ہے تاہم ضمناً قرآن حکیم میں کم و بیش ہر شعبہ علم کا ذکر آیا۔ جمعہ لکھتے ہیں :-

" وہ کتاب جو افصح العرب پر نازل ہوئی محض ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ تقریباً تین سو علوم کا منبع ہے مثلاً شرع، لغت، تاریخ، ادبیات، طبیعات، فلکیات، اور فلسفہ وغیرہ ان میں سے اکثر علوم کا راست ماخذ خود قرآن ہے " (۳۲)

اسی بات کو ایک عربی شاعر نے یوں کہا ہے :-

جمیعُ العلم فی القرآن لکن تقاصر عنه افهام الرجال

"تمام علوم قرآن میں موجود ہیں لیکن انسانی عقل و فہم ان کے ادراک سے قاصر ہے۔

قرآن حکیم نے جن سائنسی علوم کی طرف اشارات کئے ہیں ان کا ہم بالاختصار جائزہ لیتے ہیں۔

طب | یہ امر واضح ہے کہ قرآن حکیم طب کی کتاب نہیں۔ لیکن اس نے انسان کی تخلیق اور مراحل تخلیق پر انتہائی جامع طبی نقطۂ نظر سے بہت اہم بحث کی ہے اور مختلف مراحل میں جنین کی حالت کی مدت انتہائی صحت و دقت سے متعین نیز رحم مادر میں جنین کی جنس کے علم کو ذات خداوندی سے مختص کر دیا۔ ۳۴۔ اور میڈیکل سائنس اپنے انتہائی ترقی یافتہ بھی جنین کی جنس کے تعین کے بارے میں قطعی پیش گوئی سے عاجز ہے۔ نیز شہد کی مکھی اور اس کی جبلی خصوصیات شہد کی شفا بخشی کو ان الفاظ سے بیان فرمایا۔

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس (۳۵)
اس کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا مشروب نکلتا ہے لوگوں کے لئے شفا ہے۔

علم فلکیات و ریاضیات | انسان نے جب سے کائنات پر غور و فکر شروع کیا۔ تو اس نے زمین، آسمان اور کائنات میں ہوتے سیاروں کے بارے میں مختلف نقطہ ہائے نظر اختیار کئے۔ فیثا غورث زمین کو متحرک اور بطلیموس ساکن مانتا بعد کے سائنسدانوں زمین کو متحرک اور سورج کو ساکن قرار دیا۔ اور سائنس طویل مدت تک بھٹکنے کے بعد اس منزل تک جس کی قرآن نے پہلے سے نشان دہی کر دی تھی۔ قرآن نے نہ صرف سورج اور چاند کو گردش کناں بتایا بلکہ پورے نظام کے باہمی مرتبط اور چند قواعد و اصول کے تحت منظم ہونے کی بھی نشان دہی کی۔ درج ذیل آیات ان حقائق پر روشنی ڈالتی ہیں۔

اولم یر الذین کفروا ان السموات
والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما وجعلنا من الماء
کل شیئٍ حی (۳۶)

کیا منکرین دیکھتے نہیں کہ آسمان و زمین متحد تھے پھر ہم نے انہیں
الگ الگ کر دیا اور ہر زندہ چیز پانی سے تخلیق کی۔

وسخر لکم الشمس والقمر دائبین (۳۷)

اس نے شمس و قمر کو مسخر کیا جو دونوں گردش کناں ہیں۔

وآیۃ لھم الیل نسلخ منہ النہار فاذا
ھم مظلمون۔ والشمس تجری لمستقر لھا ذالک
تقدیر العزیز العلیم۔ والقمر قدرنٰہ منازل
حتی عاد کالعرجون القدیم۔ لا الشمس ینبغی
لھا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النہار۔ وکل
فی فلک یسبحون۔ (۳۸)

رات ان کے لئے نشانی ہے ہم اس پر سے دن کو اتار لیتے ہیں
تو لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ سورج اپنے ٹھکانے کی
طرف چلتا ہے یہ غالب و علیم ذات کا مقرر کردہ اندازہ ہے
اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ کھجور کی
خشک ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند
کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے سب ایک
ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔

ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نوراً
وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین
والحساب (۳۹)

وہی ذات ہے جس نے سورج کو چمک دار اور چاند کو روشن
بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں اور حساب کا تعین
کر سکو۔

ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا
عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات
والارض (۴۰)

مہینوں کی گنتی اللہ کے بارہ ہیں جو اللہ کی کتاب میں درج ہے
جس روز کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے۔

وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا
بھا فی ظلمت البر والبحر (۴۱)

وہی ہے جس نے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے بری
اور بحری تاریکیوں میں راہ تلاش کر سکو۔

علم حیوانات و حشرات الارض! قرآن کریم میں عنکبوت (مکڑی) نمل (چیونٹی) بقرہ (گائے) نحل (شہد کی مکھی)
نام کی مستقل سورتیں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد جانوروں، درندوں، پرندوں اور حشرات الارض کا ذکر ہے اور ان کے
بارے میں معلومات دی گئی ہیں مثلاً:۔

وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر
بجناحیہ الا امم امثالکم (۴۲)

جتنے جاندار زمین پر چلتے ہیں اور جتنے پرندے اپنے پروں
سے اڑتے ہیں وہ سب تمہاری طرح کے گروہ ہیں۔

اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفٰت

کیا وہ اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھتے جو کبھی پر پھیلائے

ویقبضن (۴۳)

پھیلے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔

وان لکم فی الانعام لعبرۃ ۔ نسقیکم مما فی بطونہم من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشربین (۴۴)

چوپایوں کے بارے میں تمہیں سوچنا چاہئے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کے بیچ سے ستھرا دودھ جو خوش گوار ہے پینے والوں کے لئے۔

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت (۴۵)

کیا لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیا گیا؟

واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون (۴۶)

تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ اپنا مکان بنا پہاڑوں میں درختوں میں اور جہاں ٹٹیاں باندھتے ہیں۔

علم نباتات | قرآن حکیم نے نباتات، کھیتی باڑی، زمین کی روئیدگی، پانی کی بہم رسانی، آفات سماوی سے زمین اور فصلوں کی حفاظت، نباتات کے لئے مناسب درجہ حرارت اور موزوں موسم کو عظیم حکمت اور قدرت و ربوبیت کی نشانیوں کے طور پیش کیا ہے۔

هو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا به نبات کل شیءٍ فاخرجنا منه خضرا نخرج منه حبا متراکبا ومن النخل من طلعها قنوان دانیة وجنات من اعناب والزیتون والرمان مشتبها وغیر متشابه انظروا الی ثمره اذا اثمر وینعه ان فی ذلکم لایت لقوم یومنون (۴۷)

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے ہر قسم کی نباتات اگائیں اس سے سبز کھیتی پیدا کی جس کے تہہ بہ تہہ دانے ہیں اور کھجور کے گابھے کہ پھل کے گچھے جھکے ہوئے ہیں۔ انگور، زیتون اور انار کے باغات باہم دگر متشابہ اور مختلف۔ ہر درخت کے پھل کو دیکھو جب وہ ثمر آور ہو اور پکے بے شک اس میں اہل ایمان کی نشانیاں ہیں۔

والله الذی ارسل الریح فتثیر سحابا فسقنه الی بلد میت فاحیینا به الارض بعد موتها (۴۸)

اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم ان کو خشک قطعہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس پانی کے ذریعہ زمین کو پس از مرگ زندہ کرتے ہیں۔

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلکه ینابیع فی الارض ثم یخرج به زرعا مختلفا الوانه ثم یهیج فتراه مصفرا ثم یجعله حطاما (۴۹)

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر اسے زمین کے چشموں میں چلایا۔ پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگائیں۔ پھر وہ تیار ہوتی ہیں۔ تو تو انہیں زرد پکی ہوئی دیکھتا ہے پھر وہ اسے چورا چورا کر دیتا ہے۔

قرآن حکیم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اشیا کائنات میں ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا۔ آج کی دنیا میں حیوانات و نباتات کے علاوہ دیگر چیزوں کا بھی جوڑا جوڑا ہونا دریافت کر لیا ہے۔ مثلاً بجلی کا منفی اور مثبت چارج، مقناطیس کا قطب جنوبی

اور قطب شمالی لیکن قرآن نے اس حقیقت سے چودہ سو قبل ہی نقاب کشائی کرتے ہوئے فرمایا۔

فانبتنا فيها من كل زوج بهيج	(۵۰)	زمین میں ہم نے ہر قسم کے پر رونق جوڑے اگائے
ومن كل شيئ خلقنا زوجين	(۵۱)	ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے۔
سبحن الذي خلق الازواج كلها مما تنبت الارض ومن انفسهم ومما لا يعلمون	۵۲	پاک ہے وہ ذات جس نے زمین سے نکلنے والی ہر چیز کے جوڑے بنائے اور لوگوں میں سے اور دوسری چیزوں میں سے جن کو وہ نہیں جانتے۔

قرآن حکیم اور نظم کائنات قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات میں بکھرے ہوئے مظاہر فطرت ایک ایسے قانون اور تنظیم سے وابستہ ہیں جس میں کہیں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔

ترى في خلق الرحمن من تفوت	(۵۳)	اللہ کی تخلیق میں تم کوئی تفاوت نہیں پاؤ گے۔
لا تبديل لخلق الله	(۵۴)	اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔
فلن تجد لسنة الله تبديلا		اللہ کے دستور میں آپ کبھی تبدیلی نہیں پائیں گے۔
ولن تجد لسنة الله تحويلا	(۵۵)	اور نہ ہی اس کے طریقے کو منتقل ہوتا ہوا پائیں گے۔

نیز کائنات میں ہر شے ایک خاص انداز، تناسب اور مقدار کے مطابق پیدا کی گئی ہے۔ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وان من شيئ الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم	(۵۶)	جتنی بھی چیزیں ہیں ہمارے پاس ان کے خزانے ہیں لیکن ہم اس کی صرف ایک خاص مقدار ہی اتارتے ہیں۔
انا كل شيئ خلقنه بقدر	(۵۷)	ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا۔
ذلك تقدير العزيز العليم	(۵۸)	یہ عزیز و علیم کا اندازہ ہے۔

ہم نے مذکورۃ الصدر عنوانات پر انتہائی اختصار (سنشیا) دو تین تین آیات پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے اور یہ مختصر مقالہ تفصیلات کا متحمل بھی نہیں۔ تاہم اس تمام بحث سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے علم و سائنس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مظاہر فطرت میں غور و فکر کرنا انسان کے لئے فرض قرار دیا ہے۔ تجربہ و مشاہدہ کو حصول علم کے ذریعہ کے طور پر سند مانا اور مختلف شعبہ ہائے علوم کی طرف انسان کی نہ صرف توجہ مبذول کرائی بلکہ اس کے سامنے بیشمار سائنسی حقائق و نتائج پیش کر کے اسے یہ دعوت دی کہ وہ قرآن کی رہنمائی میں کائنات میں ڈوب کر اسرار فطرت کی نقاب کشائی کرے۔ البتہ اس ضمن میں یہ امر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ کہ قرآن کو سائنس کے مطابق ڈھالنے کا رجحان انتہائی خطرناک ہے۔ کیونکہ سائنسی اصول و نظریات میں تجربہ و تحقیق کی ترقی کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں

جب کہ قرآن حکیم وہ آخری الہامی کتاب ہے جس میں کسی ترمیم و تغیر کی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن کی بنیاد وحی پر ہے جس میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے۔ جب کہ سائنس کا دارومدار انسانی علم و تجربہ پر ہے۔ جسے کسی بھی مرحلے میں خطا سے ماورا نہیں قرار دیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حالات، واقعات اور جدید انکشافات کے مطابق قرآن کی تفسیر و تعبیر کی جتنی کوشش کی گئیں۔ جمہور مسلمانوں نے کبھی انہیں پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ علامہ اقبال نے اس انداز تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے کیا خوب کہا ؎

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

حوالہ جات

۱۔ مولانا ظفر علی خان، مقدمہ معرکہ مذہب و سائنس۔ رفاہ عام پریس لاہور ۱۹۱۰ء ص ۳۔ ۲۔ ڈریپر، معرکہ مذہب و سائنس ص ۲۹۷

۳۔ ایضاً۔ ص ۷۶، لیبان، تمدن عرب، مقبول اکیڈمی لاہور، ۹۴۔ ۴۔ ڈریپر، معرکہ مذہب و سائنس ۲۹۶

۵۔ ایضاً ص ۲۴۸، ۲۰۵، ۲۷۷، ۲۳۷، ۲۱۹، ۲۸۶۔ ۶۔ ظفر علی خان، مقدمہ معرکہ مذہب و سائنس۔ ۷۔ البقرہ ۲: ۳۰، ۳۴

۸۔ آل عمران ۳: ۱۶۴ ۹۔ العلق ۱۔۵ ۱۰۔ فاطر ۳۵: ۲۸ ۱۱۔ المجادلہ ۵۸: ۱۱

۱۲۔ البقرہ ۲: ۲۶۹ ۱۳۔ الزمر ۳۹: ۹ ۱۴۔ ″ ″ : ۱۹ ۱۵۔ صحیح بخاری۔ کتاب الصلوٰۃ

۱۶۔ مسند احمد ج ۱ ص ۲۴۸۔ ۱۷۔ طبقات ابن سعد ۲: ۱۱۵۔ ۱۸۔ صحیح بخاری کتاب العلم باب ۱۳۔ ۱۹۔ متفق علیہ، کتاب العلم

۲۰۔ ابن ماجہ، کتاب العلم ۲۱۔ جامع الترمذی، کتاب العلم ۲۲۔ ایضاً باب ۳ ۲۳۔ البقرہ ۲: ۱۶۴

۲۴۔ آل عمران ۳: ۱۹۰ ۲۵۔ یوسف ۱۲: ۱۰۵ ۲۶۔ الاعراف ۷: ۱۸۵ ۲۷۔ البقرہ ۲: ۲۱۹

۲۸۔ ایضاً ۲: ۲۹ ۲۹۔ لقمن ۳۱: ۲۰ ۳۰۔ النحل ۱۶: ۱۲۔۱۴ ۳۱۔ الجاثیہ ۴۵: ۱۲

۳۲۔ لطفی جمعہ، تاریخ فلاسفہ الاسلام۔ مقدمۃ الکتاب ۳۳۔ المومنون ۲۳: ۱۲۔۱۴؛ الحج ۲۲: ۵؛ المومن ۴۰: ۶۷

۳۴۔ لقمن ۳۱ ۳۵۔ النحل ۱۶: ۲۹ ۳۶۔ الانبیاء ۲۱: ۳۰ ۳۷۔ ابراہیم ۱۴: ۳۳

۳۸۔ یٰس ۳۶: ۴۰۔۴۳ ۳۹۔ یونس ۱۰: ۵ ۴۰۔ توبہ ۹: ۳۶ ۴۱۔ الانعام ۶: ۹۷

۴۲۔ ایضاً ۶: ۳۸ ۴۳۔ الملک ۶۷: ۱۹ ۴۴۔ النحل ۱۶: ۶۶ ۴۵۔ الغاشیہ ۸۸: ۱۷

۴۶۔ النحل ۱۶: ۶۸ ۴۷۔ الانعام ۶: ۹۹ ۴۸۔ فاطر ۳۵: ۹ ۴۹۔ الزمر ۳۹: ۲۱

۵۰۔ ق ۵۰: ۷ ۵۱۔ الذاریات ۵۱: ۴۹ ۵۲۔ یٰس ۳۶: ۳۶ ۵۳۔ الملک ۶۷: ۳

۵۴۔ الروم ۳۰: ۳۰ ۵۵۔ فاطر ۳۵: ۴۳ ۵۶۔ الحجر ۱۵: ۲۱ ۵۷۔ القمر ۵۴: ۴۹

۵۸۔ الانعام ۶: ۹۶۔